رسالہ نمبر: 89

اشکوں کی برسات

(سیرتِ امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے چند گوشے)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مکتبۃ المدینہ

(دعوتِ اسلامی)

SC1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَشکوں کی برسات [1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (36 صفحات) آخر تک پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایمان تازہ ہو جائیگا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جب کسی مسجد کے پاس سے گزرو تو رسولِ اکرم، نُورِ مُجسّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھو۔ (فَضلُ الصَّلاۃِ عَلَی النَّبِیّ لِلقاضی الجَهْضَمِی ص ۷۰ رقم ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پُر رونق بازار میں ریشم کے کپڑے کی ایک دکان پر اُس دکان کا خادمِ مشغولِ دعا ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے جنّت کا سُوال کررہا ہے۔ یہ سن کر مالِکِ دکان پر رِقّت طاری ہوگئی، آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے حتّٰی کہ کنپٹیاں اور کندھے کانپنے لگے۔ مالکِ دُکان نے فوراً دُکان بند کرنے کا حکم دیا، اپنے سر پر کپڑا لپیٹ کر جلدی سے اُٹھے اور کہنے لگے: افسوس! ہم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر کس قدر جری (یعنی نِڈر) ہوگئے کہ ہم میں سے ایک شخص صِرف

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اندر ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع (۳ شعبانُ المُعظم ۱۴۳۱ھ/ 10-7-15) میں فرمایا تھا۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ ۔ مجلسِ مکتبۃُ المدینہ

اپنے دل کی مرضی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے **جنّت** مانگتا ہے۔ (یہ تو بہُت ہمّت بھرا سُوال ہے) ہم جیسے (گنہگاروں) کو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے (اپنے گناہوں کی) مُعافی مانگنی چاہئے۔ یہ مالکِ دکان بہُت زیادہ **خوفِ خدا** عزوجل کے حامل تھے، رات جب نَماز کیلئے کھڑے ہوتے تو ان کی آنکھوں سے اِس قدر **اشکوں کی برسات** ہوتی کہ چٹائی پر آنسو گرنے کی ٹپ ٹپ صاف سنائی دیتی۔ اور اِتنا روتے اِتنا روتے کہ پڑوسیوں کو رَحم آنے لگتا۔

(مُلَخَّص از اَلْخَیراتُ الْحِسان لِلْھَیْتَمی ص ۵۰، ۵۴ دارالکتب العلمیة بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں یہ کون تھے؟ یہ مالکِ دکان کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا، سِراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الْغُمّہ، امامِ اعظم، فَقیہِ اَفْخَم حضرتِ سیِّدُنا **امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت** رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے۔

نہ کیوں کریں ناز اہلسنّت، کہ تم سے چمکا نصیبِ اُمّت
سِراجِ اُمّت مِلا جو تم سا، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چاروں امام برحق ہیں

سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ کا نامِ نامی نُعمان، والِدِ گرامی کا نام ثابِت اور کُنْیَت **ابوحنیفہ** ہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ سن 70ھ میں عراق کے مشہور شہر ''کُوفے'' میں پیدا ہوئے اور 80 سال کی عمر میں 2 شعبانُ الْمُعظَّم سن 150ھ میں وفات پائی۔ (نُزھَۃُ الْقارِی ج ۱ ص ۱۶۹، ۲۱۹) اور آج بھی بغداد شریف میں آپ کا مزارِ فائض الانوار مرجعِ خلائق ہے۔ ائمۂ اربعہ

یعنی چاروں امام (امامِ ابوحنیفہ، امامِ شافِعی، امامِ مالک اورامامِ احمد بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہم) بَرحق ہیں اوران چاروں کے خوش عقیدہ مُقلِّدین آپَس میں بھائی بھائی ہیں، ان میں آپس میں تَعَصُّب (یعنی ہٹ دھرمی) کی کوئی وجہ نہیں۔سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم چاروں اماموں میں بُلند مرتبہ ہیں، اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان چاروں میں صِرف آپ تابِعی ہیں۔ ''تابِعی'' اُس کو کہتے ہیں: ''جس نے ایمان کی حالت میں کسی صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ملاقات کی ہواور ایمان پراُس کا خاتمہ ہوا ہو۔'' (اَلْخَیراتُ الْحِسان ص ٣٣) سیِّدُنا امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نے مختلف رِوایات کے تَحت چند صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے ملاقات کا شَرَف حاصل کیا ہے اور بعض صَحابہ علیہم الرضوان سے براہِ راست سرورِ کائنات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ارشادات بھی سنے ہیں۔چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بِن اَسْقَع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے سُن کر امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ رِوایت بیان فرمائی ہے کہ اللّٰہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب، صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اپنے بھائی کی شَماتَت نہ کر (یعنی اُس کی مصیبت پر اظہارِ مُسرَّت نہ کر) کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر رَحم کرے گا اور تجھے اس میں مبتَلا کردے گا۔

(سُنَنِ ترمِذی ج ٤ ص ٢٢٧ حدیث ٢٥١٤)

ہے نام نُعمان ابنِ ثابِت، ابوحنیفہ ہے ان کی کُنْیَت
پکارتا ہے یہ کہہ کے عالَم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ٢٨٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حنفیوں کے لئے مغفِرت کی بِشارت

سیِّدُنا امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نے اپنی زندگی میں پچپن (55) حج کئے۔ جب آخِری بار حج کی سعادت حاصل کی تو خُدّامِ کعبۂ مُشرَّفہ نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خواہِش پر بابُ الکعبہ کھول دیا، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ بَصد عجز و نیاز اندر داخِل ہوئے اور بیتُ اللہ کے دو سُتُونوں کے درمیان کھڑے ہو کر دو رَکعت میں پورا قرآنِ پاک ختم کیا، پھر دیر تک رو رو کر مُناجات کرتے رہے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ مشغول دعا تھے کہ بیتُ اللہ کے ایک گوشے (یعنی کونے) سے آواز آئی: "تم نے اچّھی طرح ہماری مَعرِفت (یعنی پہچان) حاصِل کی اور خُلوص کے ساتھ خدمت کی، ہم نے تم کو بخشا اور قِیامت تک جو تمہارے مذہب پر ہوگا (یعنی تمہاری تقلید کرے گا) اُس کو بھی بخش دیا۔" (دُرِّمُختار ج ۱ ص ۱۲۶-۱۲۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم کس قدر خوش نصیب ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کا دامنِ کرم ہمارے ہاتھوں میں آیا۔

مَروں شہا! زیرِ سبز گنبد، ہو میرا مدفن بقیعِ غرقد
کرم ہو بہرِ رسولِ اکرم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

روضۂ شاہِ اَنام سے جوابِ سلام

ہمارے امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم پر شہنشاہِ اُمَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا بے حد

لُطف وکرم تھا۔ مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعظِیماً میں جب آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ پُر انوار پر اسطرح سلام عرض کیا: اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْن تو روضۂ انور سے جواب کی آواز آئی: وَعَلَیْکَ السَّلامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْن۔ (تذکرۃُ الاولیاء ص١٨٦ انتشارات گنجینہ تھران)

تمہارے دربار کا گدا ہوں، میں سائلِ عشقِ مصطَفٰے ہوں
کرو کرم بہرِ غوثِ اعظم ، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص٢٨٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تاجدارِ رسالت کی بِشارت

سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جب تحصیلِ علم سے فراغت حاصل کرلی تو گوشہ نشینی کی نیّت فرمائی۔ ایک رات جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ میٹھے میٹھے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوحنیفہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو میری سنّت زندہ کرنے کیلئے پیدا فرمایا ہے، آپ گوشہ نشینی کا ہرگز قصد (یعنی ارادہ) نہ کریں۔'' (تذکرۃُ الاولیاء ص١٨٦)

عطا ہو خوفِ خدا خدارا، دو الفتِ مصطَفٰے خدارا
کروں عمل سنّتوں پہ ہر دم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص٢٨٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دن رات کے معمولات

جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب میں تشریف لا کر سیِّدُنا امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کی حوصلہ افزائی فرمائی اور سُنَّتوں کی خدمت کا حکم دیا، جس کے نتیجے میں ہمارے امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کا سُنَّتوں کی خدمت کی مصروفیت اور ذوقِ عبادت مُلاحَظہ ہو۔ چُنانچِہ حضرتِ مِسْعَر بن کِدام علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ السَّلام فرماتے ہیں: ''میں امامِ اعظم ابوحنیفہ علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کی مسجِد میں حاضِر ہوا، دیکھا کہ نمازِ فَجر ادا کرنے کے بعد آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ لوگوں کو سارا دِن علمِ دین پڑھاتے رہتے، اِس دوران صِرف نَمازوں کے وَقفے ہوئے۔ بعد نَمازِ عشاء آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اپنی دولت سَرا (یعنی مکانِ عالیشان) پر تشریف لے گئے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد سادہ لباس میں ملبوس خوب عِطر لگا کر فضائیں مہکاتے، اپنا نورانی چِہرہ چمکاتے ہوئے پھر آ کر مسجِد کے کونے میں نوافِل میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ صبحِ صادِق ہو گئی، اب درِ دولت (یعنی مکانِ عالیشان) پر تشریف لے گئے اور لباس تبدیل کر کے واپَس آئے اور نَمازِ فجر باجماعت ادا کرنے کے بعد گزشتہ کل کی طرح عِشاء تک سلسلۂ درس و تدریس جاری رہا۔ میں نے سوچا آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بُہت تھک گئے ہونگے، آج رات تو ضَرور آرام فرمائیں گے، مگر دوسری رات بھی وُہی معمول رہا۔ پھر تیسرا دن اور رات بھی اِسی طرح گزرا۔ میں بے حد مُتَاَثِّر ہوا اور میں نے فیصلہ کر لیا کہ عمر بھر ان کی خدمت میں رہوں گا۔ چُنانچِہ میں نے ان کی مسجِد ہی میں

مستقل قِیام اختیار کرلیا۔ **میں نے اپنی مدّتِ قِیام میں، امامِ اعظم** علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم **کو دن میں کبھی بے روزہ اور رات کو کبھی عبادت ونوافِل سے غافِل نہیں دیکھا۔** البتّہ ظہر سے قَبل آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ تھوڑا سا آرام فرمالیا کرتے تھے۔ (اَلْمَناقِب لِلْمُوَفَّق ج ۱ ص ۲۳۰ تا ۲۳۱ کوئٹہ) حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابی مُعاذ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی رِوایت ہے، **مِسْعَر بن کِدام** علیہ رَحمۃُ اللہِ السَّلام بے حد **خوش نصیب تھے** کہ ان کی وفات **امامِ اعظم** علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم کی مسجِد میں سَجدے کی حالت میں ہوئی۔ (اَیضاً ص ۲۳۱) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

جو بے مثال آپ کا ہے تقویٰ، تو بے مثال آپ کا ہے فتویٰ
ہیں علم و تقویٰ کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تیس سال مسلسل روزے

"اَلْخَیراتُ الْحِسان" میں ہے، آپ نے **مسلسل تیس سال روزے رکھے،** تیس سال تک ایک رَکعت میں قراٰنِ پاک خَتم کرتے رہے، چالیس (بلکہ 45) سال تک عِشاء کے وُضو سے فجر کی نَماز ادا کی، **جس مقام پر آپ کی وفات ہوئی اُس مقام پر آپ نے سات ہزار بار قراٰنِ پاک خَتم کئے۔** حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مبارَک رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے سامنے امامِ اعظم علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم پر کسی نے اعتِراض کیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ

نے فرمایا: ''کیا تم ایسے شخص پر اعتِراض کرتے ہو جس نے پینتالیس سال تک پانچوں نَمازیں ایک ہی وُضو سے ادا کیں اور وہ ایک رَکْعَت میں پورا قرآن کریم ختم کرلیتے تھے اور میرے پاس جو کچھ فِقْہ ہے وہ انہیں سے سیکھا ہے۔'' روایت میں ہے: شُروع میں آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ساری رات عبادت نہیں کرتے تھے۔ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے ایک بار کسی کو یہ کہتے ہوئے سُن لیا کہ ''ابو حنیفہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ساری رات سوتے نہیں ہیں۔'' چُنانچِہ اُس کے حُسنِ ظن کی لاج رکھتے ہوئے آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے تمام رات عبادت شُروع کردی۔ (اَلْخَیراتُ الْحِسان ص ۵۰)

تری سخاوت کی دھوم مچی ہے، مُرادمنہ مانگی مل رہی ہے

عطا ہو مجھ کو مدینے کا غم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماہِ رمضان میں 62 خَتمِ قراٰن

امام ابویُوسُف رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: امامِ اعظم عَلَیہ رَحمَۃُ اللّٰہ الاکرم رَمَضانُ المبارَک میں مَع عیدالفِطر 62 قرآنِ پاک خَتم کرتے، (دن کو ایک، رات کو ایک، تراویح کے اندر سارے ماہ میں ایک اور عید کے روز ایک) اور مال میں سخاوت کرنے والے تھے، علم سکھانے میں صابر (یعنی صبر کرنے والے) تھے، اپنے حق میں کئے جانے والے اعتِراضات کو سنتے تھے، غصّے سے کوسوں دور تھے۔ (اَلْخَیراتُ الْحِسان ص ۵۰)

عطا ہو خوفِ خدا خدارا دو الفتِ مصطفٰے خدا را

کروں عمل سنّتوں پہ ہر دم، امامِ اعظم ابوحنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کبھی ننگے سر نہ دیکھا

''تذکِرۃُ الْاَولیاء'' میں ہے، سیِّدُنا داوٗد طائی رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں امامِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کی خدمت میں بیس سال حاضر رہا۔ خَلوت ہو یا جَلوت (یعنی لوگوں کے درمیان ہوں یا اکیلے)، کبھی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ننگے سر دیکھا، نہ کبھی پاؤں پھیلائے دیکھا۔ ایک بار عرض کی: حضور! تنہائی میں تو پاؤں پھیلا لیا کریں۔ فرمایا: ''مَجمع میں تو لوگوں کا احترام کروں اور تنہائی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا احترام نہ کروں، یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا۔'' (تذکرۃُ الاولیاء ۱۸۸)

اُستاد کے مکان کی طرف پاؤں نہ پھیلاتے

''اَلْخَیراتُ الْحِسان'' میں ہے: آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ زندگی بھر اپنے استاذِ محترم سیِّدُنا امام حمّاد علیہ رحمۃُ اللہ الجواد کے مکانِ عَظَمت نشان کی طرف پاؤں پھیلا کر نہیں لیٹے حالانکہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مکانِ عالی شان اور استاذِ محترم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے مکانِ عظیم الشّان کے درمیان تقریباً سات گلیاں پڑتی تھیں! (اَلْخَیراتُ الْحِسان ص ۸۲)

اُستاد کی چوکھٹ پر سر رکھ کر سو جاتے

سبحٰنَ اللّٰہ! ہمارے امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم اپنے استاد کا کس قدر احترام فرماتے تھے، جبھی تو آپ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ علمِ دین کی دولت سے نِہال و مالا مال تھے۔ حضرتِ سیِّدنا عبداللّٰہ بن عبّاس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما کا بھی اپنے استاذِ محترم کے ساتھ احترام مثالی تھا چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مُخرَّجہ)'' صَفحہ 143 تا 144 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رَحمۃُ الرَّحمٰن کا ارشاد ہے: حضرتِ سیِّدنا عبداللّٰہ بن عبّاس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: جب میں بَغَرضِ تحصیلِ علم (یعنی علمِ دین سیکھنے کے لئے) حضرتِ زَید بن ثابِت رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما کے دَرِدولت پر جاتا اور وہ باہَر تشریف نہ رکھتے ہوتے تو براہِ ادب ان (یعنی اپنے استاذِ محترم) کو آواز نہ دیتا، ان کی چوکھٹ پر سر رکھ کر لیٹ رہتا۔ ہَوا خاک اور رَیتا اُڑا کر مجھ پر ڈالتی، پھر جب (اپنے طور پر استاذِ گرامی) حضرت زید (رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ) کا شانۂ اقدس سے تشریف لاتے (تو) فرماتے: ''ابنِ عَمِّ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! (یعنی اے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا کے بیٹے) آپ نے مجھے اِطّلاع کیوں نہ کرادی؟'' میں عرض کرتا: مجھے لائق نہ تھا کہ میں آپ کو اِطّلاع کراتا۔'' (مِراۃُ الجِنان للیافعی ج ۱ ص ۹۹ بِتَصَرُّف دارالکتب العلمیۃ بیروت)

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ نے یہ فرمانے کے بعد مزید فرمایا: یہ ادب ہے جس

کی تعلیم قرآنِ عظیم نے فرمائی:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُنَادُوۡنَکَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ اَکۡثَرُہُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴﴾ وَلَوۡ اَنَّہُمۡ صَبَرُوۡا حَتّٰی تَخۡرُجَ اِلَیۡہِمۡ لَکَانَ خَیۡرًا لَّہُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵﴾ (پ۲۶، الحجرات)

ترجَمۂ کنز الایمان: بیشک وہ جو تمہیں حُجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عَقل ہیں۔ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بخشنے والا مہربان ہے۔

کیا مرتد استاد کی بھی تعظیم کرنی ہوگی؟

دینی اُستاد کے احتِرام کے بارے میں جو بیان کیا گیا وہ صِرف صحیحُ العقیدہ مسلمان غیرِ فاسق استاذ کیلئے ہے اگر **معاذَ اللہ** اُستاد غیر مسلم یا مُرتد ہے تو اُس کا کوئی احتِرام نہیں بلکہ ایسوں سے پڑھنا، ان کی صحبت میں رہنا خود اپنے ایمان کیلئے خطرناک ہے۔ مرتد اُستاد کے شاگرد پر حق کے بارے میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی خدمتِ بابرکت میں **سُوال** ہوا تو فرمایا: اِس قسم کے استاذ کا شاگرد پر وُہی حق ہے جو (کہ فرِشتوں کے سابِقہ استاد) شیطانِ لعین کا فرِشتوں پر ہے کہ فرشتے اُس پر لعنت بھیجتے ہیں اور قِیامت کے دن (اپنے استادکو) گھسیٹ گھسیٹ کر دوزخ میں پھینک دیں گے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۷۰۷) بَہر حال بیان کردہ "**دونوں حکایتوں** سے" بالخصوص وہ طَلَبہ درس حاصِل کریں جو اپنے مسلمان دینی اَساتِذہ کا احتِرام کرنے کے بجائے اُن کی توہین کرتے اور پیچھے سے اُن کا مذاق

اُڑاتے پھرتے ہیں، ایسے طلبہ کو علمِ دین کی اصل روح کیوں کر حاصل ہوسکتی ہے! مولائے روم علیہ رحمۃ القیوم فرماتے ہیں: ؎

از خدا جوئیم توفیقِ ادب بے ادب محروم ماند از فضلِ رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

(ہم اللہ تعالٰی سے حُصولِ ادب کی توفیق مانگتے ہیں کیونکہ بے ادب رب تعالٰی کے فضل سے محروم رہتا ہے۔ بے ادب نہ صرف اپنے آپ کو بُرے حالات میں رکھتا ہے بلکہ اس کی بے ادبی کی آگ تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے) (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۷۰۹)

"اُستاذ تو رُوحانی باپ ہوتا ہے" کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے اساتِذہ کی غیبتوں کی 22 مثالیں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 505 صَفحات پر مشتمل کتاب، "غیبت کی تباہ کاریاں" صَفحہ 419 اور صَفُحَۂ بَعدِیَہ پر ہے: علمِ دین پڑھانے والا استاذ انتہائی قابلِ احترام ہوتا ہے مگر بعض نادان طَلَبہ اپنے اساتِذہ کے نام بگاڑتے، مذاق اُڑاتے ہوئے نقلیں اُتارتے، تہمتیں لگاتے، بدگمانیاں اور غیبتیں کرتے ہیں، ان کی اصلاح کی خاطِر اساتذہ کی غیبتوں کی 22 مثالیں حاضِر کی ہیں: ۞ آج استاذ صاحِب کا موڈ آف ہے لگتا ہے گھر سے لڑ کر آئے ہیں ۞ یہ فُلاں مدرَسے میں پڑھاتے تھے ۞ وہاں تنخواہ کم تھی، زیادہ تنخواہ کیلئے ہمارے مدرسے میں تشریف لائے ہیں ۞ توبہ! توبہ! ہمارے استاذ (یا قاری صاحِب) بالغات (یعنی بڑی لڑکیوں) کو ٹیوشن پڑھانے ان کے گھر

جاتے ہیں ۞ اُستاذ صاحب پڑھانے میں مجھ غریب پر کم مگر فُلاں مالدار کے لڑکے پر زیادہ توجُّہ دیتے ہیں ۞ ہمارے اُستاذ صاحِب جب دیکھو مجھے ذلیل کرتے رہتے ہیں ۞ طَلَبہ پر بِلاوجہ سختی کرتے ہیں ۞ پڑھانا آتا نہیں، اُستاذ بن بیٹھے ہیں! ۞ دیکھا! آج اُستاذ صاحِب میرے سُوال پر کیسے پھنسے! ۞ استاذ صاحِب کو کتاب کے حاشِئے سے مُتَعلِّق کوئی سُوال پوچھ لو تو آئیں بائیں شائیں کرنے لگتے ہیں ۞ اُستاذ صاحِب نے اس سُوال کا جواب غَلَط دیا ہے، آؤ میں تمہیں کتاب دکھاتا ہوں ۞ اُستاذ صاحِب کو خود عبارت پڑھنی نہیں آتی اس لئے ہم سے پڑھواتے ہیں ۞ اُستاذ صاحِب کو تو ڈھنگ سے ترجَمہ کرنا بھی نہیں آتا ۞ اُستاذ صاحِب سبق کو خواہ مخواہ (خاہ۔مَخاہ) لمبا کر دیتے ہیں ۞ فُلاں اُستاذ سے تو میں مجبوراً پڑھ رہا ہوں، میرا بس چلے تو ان سے پیریڈ (یا سبق) لے کر کسی اور کو دے دوں یا انہیں مدرَسے ہی سے نکال دوں ۞ فلاں اُستاذ تو ''بابائے اُردو شُرُوحات'' ہیں، اردو شرح سے تیّاری کر کے آتے ہیں، جب تک اُردو شَرح نہ پڑھ لیں سبق نہیں پڑھا سکتے ۞ آج اُستاذ صاحِب سبق تیاّر کر کے نہیں آئے تھے اِسی لئے اِدھر اُدھر کی باتوں میں وقت گزار دیا ۞ جب یہ زیرِ تعلیم تھے تو پڑھائی میں اِتنے کمزور تھے کہ روزانہ اپنے اُستاذ سے ڈانٹ کھاتے تھے ۞ میں حیران ہوں کہ فُلاں طالِبِ علم کی پوزیشن کیسے آگئی! ضَرور اُستاذ صاحِب نے اس کو پرچے کے سُوالات بتائے ہوں گے ۞ فُلاں اُستاذ (یا قاری صاحِب) کا ذِہن مَدَنی نہیں ہے، اُنہوں نے کبھی دَرَجے میں مَدَنی کاموں کے بارے میں ایک لفظ نہیں بولا ۞

فُلاں فُلاں اُستاذ کی آپس میں بنتی نہیں جب دیکھو ایک دوسرے کے خِلاف باتیں کرتے رہتے ہیں ❀ ہمارے اُستاذ (یا قاری صاحِب) آج کل فُلاں اَمر میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دیوار کی کیچڑ

حضرتِ سیِّدُنا امام فخرالدین رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الھادی فرماتے ہیں: امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم اپنے ایک مقروض مَجوسی (یعنی آتَش پرست) کے یہاں قرضہ وُصول کرنے کیلئے تشریف لے گئے۔ اِتّفاق سے اُس کے مکان کے قریب آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نعلِ پاک (یعنی جُوتی مبارَک) میں کیچڑ لگ گئی، کیچڑ چُھڑانے کیلئے نعلِ پاک کو جھاڑا تو کچھ کیچڑ اُڑ کر مَجوسی کی دیوار سے لگ گئی، پریشان ہوگئے کہ اب کیا کروں! کیچڑ صاف کرتا ہوں تو دیوار کی مِٹّی بھی اُکھڑے گی اور صاف نہیں کرتا تو دیوار خراب ہو رہی ہے۔ اِسی شَش و پَنج میں دروازے پر دستک دی، مَجُوسی نے باہَر نکل کر جب امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کو دیکھا تو اُس نے قرض کی ادائیگی کے سلسلے میں ٹالَم ٹَول شروع کر دی۔ امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نے قرض کا مُطالَبہ کرنے کے بجائے دیوار پر کیچڑ لگ جانے کی بات بتا کر نہایت ہی لَجاجت (یعنی عاجزی) کے ساتھ مُعافی مانگتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے یہ بتائیے کہ آپ کی دیوار کس طرح صاف کروں؟ امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کی حُقُوقُ الْعِباد کے مُعاملے میں بے قراری اور خوفِ خداوندی عزوجل دیکھ کر مَجُوسی بے حد مُتأَثِّر (مُ۔تَ۔اَث۔ثِر)

ہُوا اور کچھ اس طرح بولا: اے مسلمانوں کے امام! دیوار کی کیچڑ تو بعد میں بھی صاف ہوتی رہے گی، پہلے میرے **دل کی کیچڑ** صاف کر کے مجھے مسلمان بنا دیجئے۔ چُنانچِہ وہ مَجُوسی امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کا تقویٰ دیکھ کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۰٤ داراحیاء التراث العربی بیروت)

گُنہ کی دلدل میں پھنس گیا ہوں، گلے گلے تک میں دھنس گیا ہوں
نکالئے بہرِ نوح و آدم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پوسٹر لگانے کا مسئلہ

امامِ اعظم ابوحنیفہ علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کی **مَحَبَّت** کا دم بھرنے والے **اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے، ہمارے **امامِ اعظم** علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم بندوں کے حُقُوق کے مُعامَلے میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے کس قدر ڈرتے تھے! اِس **حِکایت** سے اُن لوگوں کو دَرس حاصِل کرنا چاہئے جو لوگوں کی دیواروں اور سیڑھیوں کے کونوں وغیرہ کو پِیک (یعنی پان کے رنگین تھوک) کی پچکاریوں سے بدنُما کر دیتے ہیں، اِسی طرح بِغیر اجازتِ مالِک مکانوں اور دُکانوں کی دیواروں اور دروازوں نیز سائن بورڈز اور گاڑیوں، بسوں وغیرہ کے باہَر یا اندر اِسٹیکرز اور پوسٹر لگانے والے، دیواروں پر مالِک کی اجازت کے بِغیر ’’چاکنگ‘‘ کرنے والے بھی دَرس حاصل کریں کہ اس طرح کرنے سے لوگوں کے حُقُوق پامال ہوتے ہیں۔ بے شک

حُقُوقُ اللہ ہی عظیم تر ہیں مگر توبہ کے تعلُّق سے **حُقُوقُ الْعِباد** کا مُعامَلہ **حُقُوقُ اللہ** سے سخت تر ہے، دنیا میں جس کسی کا حق ضائع کیا ہوا گر اُس سے مُعافی تلافی کی ترکیب دنیا ہی میں نہ بنی ہوگی تو قِیامت کے روز اُس صاحِبِ حق کو نیکیاں دینی پڑیں گی اور اگر اس طرح بھی حق ادا نہ ہوا تو اُس کے گناہ اپنے سر لینے ہوں گے۔ مَثَلاً جس نے بِلا عُذرِ شَرعی کسی کو جھاڑا ہوگا، گُھور کر یا کسی بھی طرح ڈرایا ہوگا، دل دُکھایا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا، کسی کے پیسے دبا لئے ہوں گے، پیک، پوسٹر یا چاکنگ وغیرہ کے ذَرِیعے کسی کی دیوار خراب کی ہوگی، کسی کی دکان یا مکان کے آگے جگہ گھیر کر اُس کیلئے ناحق پریشانی کا سامان کیا ہوگا، کسی کی عمارت سے قریب غیر واجبی طور پر زبردستی اپنی عمارت بنا کر اُس کی ہوا اور روشنی میں رُکاوٹ کھڑی کی ہوگی، کسی کی اسکوٹر یا کار وغیرہ کو اپنی گاڑی سے ڈینٹ ڈال کر یا خَراش لگا کر راہِ فِرار اختیار کی ہوگی، یا بھاگ نہ سکنے کی صورت میں اپنا قُصُور ہونے کے باوُجُود اپنی چَرب زبانی یا رُعب داب سے اُسی کو مجرم باور کرا کر اُس کی حق تلفی کی ہوگی، عیدِ قرباں وغیرہ کے موقع پر صاحِبِ مکان کی رِضا مندی کے بِغیر اُس کے گھر کے آگے جانور باندھ کر یا ذَبح کر کے اُس کی دیوار یا گھر سے نکلنے کا رَستہ گوبر، خون اور کیچڑ وغیرہ سے آلود کر کے اُس کیلئے ایذا کا سامان کیا ہوگا، کسی کے مکان یا دکان کے پاس یا اس کی چھت یا پلاٹ پر پریشان کُن گند کچرا پھینکا ہوگا، اَلْغَرَض لوگوں کے حُقُوق پامال کرنے والا اگرچِہ نَمازیں، حج، عمرے، خیراتیں اور بڑی بڑی نیکیاں لیکر گیا ہوگا، مگر بروزِ قِیامت اُس کی عبادتیں وہ لوگ

لے جائیں گے جن کو ناحق نقصان پہنچایا ہوگا یا بِلا اجازتِ شَرعی کسی طرح سے ان کی دل آزاری کا باعث بنا ہوگا۔ نیکیاں دینے کے باوُجود حُقُوق باقی رہنے کی صورت میں اُن کے گناہ اِس ''نیک نمازی'' کے سر تھوپ دیئے جائیں گے اور یوں دوسروں کی حق تلفی کرنے کے سبب حاجی، نمازی، روزہ دار اور تہجُّد گزار ہونے کے باوُجود وہ جہنَّم میں جا پڑے گا۔ وَالْعِیاذُ بِاللّٰہ تعالٰی۔ (اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ) ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے لئے چاہے گا محض اپنے فضل وکرم سے صُلح کرائے گا۔ مزید تفصیلات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ''**ظلم کا انجام**'' مُلاحظہ فرمالیجئے۔ حُقُوقُ الْعِباد کے مُتعلِّق ایک اور عبرت انگیز **حکایت** پڑھئے اور خوفِ خداوندی سے لرزیئے:

قیامت کا خوف دلانے پر بے ہوش ہوگئے

سیِّدُنا مِسْعَر بِن کِدام علیہ رَحمَۃُ اللہ السلام سے روایت ہے: ایک روز ہم امامِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے ساتھ کہیں سے گزر رہے تھے کہ بے خیالی میں امامِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کا مبارک پاؤں ایک لڑکے کے پَیر پر پڑ گیا، لڑکے کی چیخ نکل گئی اور اُس کے منہ سے بے ساختہ نکلا: یَا شَیْخُ اَلَا تَخَافُ الْقِصَاصَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ! ''**یعنی جناب! کیا آپ قِیامت کے روز لئے جانے والے اِنتقام خُداوندی سے نہیں ڈرتے؟**'' یہ سنتے ہی امامِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم پر لرزہ طاری ہوگیا اور غش کھا کر زمین پر تشریف لائے، جب کچھ دیر کے بعد ہوش میں آئے تو میں نے عرض کی کہ ایک لڑکے کی بات سے آپ اس قدر کیوں گھبرا

گئے؟ فرمایا: ''کیا معلوم اُس کی آواز غیبی ہِدایت ہو۔'' (اَلْمَناقِب لِلْمُوَفَّق ج ۲ ص ۱۴۸)

شہا عدو کا ستم ہے پیہم، مدد کو آؤ امامِ اعظم

سوا تمہارے ہے کون ہمدم، امامِ اعظم ابوحنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۳۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دوسروں کو اِیذا دینے والو خبردار!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا کہ امامِ اعظم علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم جان بوجھ کر کسی پر ظُلم کریں اور اُس کا پَیر کُچل دیں، بے خیالی میں سرزد ہونے والے فِعل پر بھی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ **خوفِ خدا** عزوجل کے سبب بے ہوش ہوگئے اور ایک ہم لوگ ہیں کہ جان بوجھ کر نہ جانے روزانہ کتنوں کو طرح طرح سے اِیذائیں دیتے ہوں گے، مگر افسوس! ہمیں اِس بات کا اِحساس تک نہیں ہوتا کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قِیامت کے روز ہم سے اِنتِقام لیا تو ہمارا کیا بنے گا!

فُضُول باتوں سے نفرت

ایک بار خلیفہ ہارونُ الرشید نے سیِّدُنا امام ابو یُوسُف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے عرض کی: حضرتِ سیِّدُنا امامِ ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اَوصاف (یعنی خوبیاں) بیان کیجئے۔ فرمایا: امامِ اعظم علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم نہایت ہی پرہیزگار تھے، ممنوعاتِ شَرعی سے بچتے تھے، اہلِ دنیا سے پرہیز فرماتے، **فُضُول باتوں سے نفرت کرتے**، اکثر خاموش رہ کر (دین اور آخرت

WWW.NAFSEISLAM.COM

کے بارے میں) سوچتے رہتے، جب کوئی مسئلہ (مَس ۔ءَ۔لَہ) پوچھتا تو معلوم ہونے پر جواب دے دیتے ورنہ خاموش رہتے، ہر طرح سے اپنے دین وایمان کی حفاظت فرماتے، ہر ایک (مسلمان) کا ذِکر بھلائی کے ساتھ ہی کرتے (یعنی کسی کی عیب چینی اور غیبت نہ فرماتے)، خلیفہ ہارون الرشید نے یہ سن کر کہا: ''صالحین (یعنی نیک بندوں) کے اَخلاق ایسے ہی ہوتے ہیں۔'' (اَلْخَیراتُ الْحِسان ص ۸۲)

امام اعظم گفتگو میں پہل کرنے سے بچتے

حضرتِ سیِّدُنا فَضل بن دُکَین رحمۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں: امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم نہایت بارُعب تھے، (بات شُروع کرنے میں پَہَل نہ فرماتے بلکہ) جب بھی گفتگو فرماتے تو کسی کے جواب ہی کیلئے فرماتے اور بیکار باتیں سنتے ہی نہ تھے نیز ایسی باتوں پر توجُّہ بھی نہ فرماتے۔ (اَلْخَیراتُ الْحِسان ص ۵۵)

گفتگو میں پَہَل کے نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کے گفتگو میں پَہَل نہ کرنے کی حکمت مرحبا! واقِعی اگر اِس ''**حکمت بھرے مَدَنی پھول**'' کو اپنا لیا جائے تو بَہُت سارے نقصانات سے بچت ہوسکتی ہے، کیوں کہ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ آدَمی کوئی غیر ضَروری خبر دیتا یا فالتو گفتگو چھیڑتا ہے پھر اگرچِہ خود خاموش ہو بھی جائے مگر اِس کی چھَیڑی ہوئی بات پر تبصرہ برابر جاری رہتا ہے حتّٰی کہ گفتگو کا یہ فُضُول در فُضُول سلسلہ چلتے چلتے بسا اوقات

گناہوں کی وادِیوں میں اُتر جاتا ہے! نہ انسان بات کا آغاز کرے نہ اتنے بکھیڑے ہوں۔

فُضول گوئی کی نکلے عادت، ہو دُور بے جا ہنسی کی خصلت

دُرُود پڑھتا رہوں میں ہر دم ،امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی اِنعامات کس کیلئے کتنے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس پُرفِتَن دَور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقۂ کار پر مشتمل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام **''مَدَنی انعامات''** بصورتِ سُوالات مُرتَّب کیا گیا ہے۔اسلامی بھائیوں کیلئے **72**،اسلامی بہنوں کیلئے **63**،طَلَبۂ علمِ دین کیلئے **92**، دینی طالِبات کیلئے **83**، مَدَنی منّوں اورمَدَنی مُنّیوں کیلئے **40** جبکہ خُصُوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے **27 مَدَنی اِنعامات** ہیں۔بے شمار اسلامی بھائی ،اسلامی بہنیں اور طَلَبہ **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل ''**فکرِ مدینہ کرتے ہوئے**'' یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر **مَدَنی اِنعامات** کے جَیبی سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ان مَدَنی اِنعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے اکثر دُور ہوجاتی ہیں اوراس کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پابندِسنّت بننے ، گناہوں سے نفرت کرنے اورایمان کی حفاظت کے

لئے کُڑھنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ سبھی کو چاہئے کہ با کردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ حاصل کریں اور روزانہ **فکرِ مدینہ** (یعنی اپنا مُحاسبہ) کرتے ہوئے اس میں دیئے گئے خانے پُر کریں اور ہجری سِن کے مطابق ہر مَدَنی یعنی قَمری ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے **مَدَنی اِنعامات** کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنائیں۔

ولی اپنا بنا تُو اُس کو ربِّ لَم یَزَل
مَدَنی اِنعامات پر کرتا رہے جو بھی عمل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عامِلینِ مَدَنی اِنعامات کے لئے بِشارتِ عُظمٰی

مَدَنی انعامات کا رِسالہ پُر کرنے والے کس قدر خوش قسمت ہوتے ہیں اِس کا اندازہ اِس **مَدَنی بہار** سے لگایئے چُنانچِہ حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حَلفِیہ (یعنی قسمیہ) بیان ہے کہ ماہِ رجبُ المرجَّب ۱۴۲۶ ھ کی ایک شب مجھے خواب میں **مصطفٰے جانِ رحمت** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لبہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، اور میٹھے بول کے الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **جو اِس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی اِنعامات**

سے مُتَعلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مغفِرت فرما دیگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

دشمن کے لئے دعا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے امامِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کے ساتھ کوئی کتنی ہی بُرائی کرتا، آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اس کی خیر خواہی ہی فرماتے۔ چُنانچِہ ایک بار کسی حاسِد نے امامِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کو سخت بُرا بھلا کہا، گندی گالیاں بھی دیں اور گمراہ بلکہ مَعاذَاللّٰہ عزوجل زِندیق (یعنی بے دین) تک کہہ دیا۔ امامِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم نے جواب میں ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو مُعاف فرمائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے کہ آپ جو کچھ میرے بارے میں کہہ رہے ہیں میں ایسا نہیں ہوں۔'' اِتنا فرمانے کے بعد آپ کا دل بھر آیا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور فرمانے لگے: ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اُمّید کرتا ہوں کہ وہ مجھے مُعافی عطا فرمائے گا، آہ! مجھے عذاب کا خوف رُلاتا ہے۔'' عذاب کا تصوُّر آتے ہی گریہ (یعنی رونا) بڑھ گیا اور روتے روتے بے ہوش ہوکر زمین پر تشریف لے آئے۔ جب ہوش آیا تو دعا مانگی: ''یااللہ عزوجل! جس نے میری بُرائی بیان کی اس کو مُعاف فرمادے۔'' وہ شخص آپ کے یہ **اَخلاقِ کریمہ** دیکھ کر بَہُت مُتَاَثِّر ہوا اور مُعافی مانگنے لگا، فرمایا: جس نے لاعلمی کے سبب میرے بارے میں کچھ کہا اُس کو مُعاف ہے، ہاں جو اہلِ علم ہونے کے باوُجود جان بوجھ کر میری طرف غلط عیب منسوب کرتا ہے وہ قُصُوروار ہے۔ کیوں کہ **عُلَماء کی غیبت**

کرنا ان کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔ (اَلْخَیراتُ الحِسان ص ۵۵)

نہ جیتے جی آئے کوئی آفت، میں قبر میں بھی رہوں سلامت

بروزِ مَحشر بھی رکھنا بے غم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طمانچہ مارنے والے کو انوکھا انعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے مخالف پر امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے فضل و کرم کا ایک اور اَچھوتا واقِعہ سنئے اور جھومئے اور اپنے ذاتی دشمنوں پر لاکھ غصّہ آئے درگزر کی عادت ڈال کر عملی طور پر امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کی مَحبَّت کا ثُبُوت فراہم کیجئے۔ چُنانچِہ ایک بار کسی حاسد نے کروڑوں مسلمانوں کے بے تاج بادشاہ اور امام و پیشوا سیِّدُنا امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کو **معاذاللہ زوردار طمانچہ** رسید کر دیا، اس پر **صَبْر و تَحَمُّل** کے پیکر **امامِ اعظم** علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نے انتہائی عاجزی کے ساتھ فرمایا: ''بھائی جان! میں بھی آپ کو طمانچہ مار سکتا ہوں مگر نہیں ماروں گا، عدالت میں آپ کے خلاف دعویٰ دائر کر سکتا ہوں مگر نہیں کروں گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں آپ کے ظلم کی فریاد کر سکتا ہوں لیکن نہیں کرتا اور بروزِ قِیامت اِس ظلم کا بدلہ حاصل کر سکتا ہوں مگر یہ بھی نہیں کروں گا، اگر بروزِ قِیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر خُصُوصی کرم فرمایا اور میری سِفارش آپ کے حق میں قَبول کر لی تو میں آپ کے بِغیر جنّت میں قدم نہ رکھوں گا۔''

ہوئی شہا فردِ جرم عائد، بچا پھنسا ورنہ اب مُقلّد

فرشتے لے کے چلے جہنّم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُعاف کرنے والے بروزِ قیامت بے حساب داخلِ جنّت ہو نگے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی ہمارے امامِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم صَبْر کے پہاڑ تھے اور وہ صَبْر کے فضائل سے آگاہ تھے۔ کاش! ہم بھی اپنے اوپر ظُلم کرنے والوں پر غصّے سے بے قابو ہو کر لڑائی بھڑائی پر اُتر آنے کے بجائے اُن کو مُعاف کر کے ثواب کا خزانہ لوٹنا سیکھ لیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 505 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''**غیبت کی تباہ کاریاں**'' صَفْحَہ 479 اور 481 پر دیئے ہوئے **دو فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پڑھیے اور جھومئے: ﴿1﴾ جسے یہ پسند ہو کہ اُسکے لیے (جنّت میں) مَحَل بنایا جائے اور اُسکے دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظلم کرے یہ اُسے مُعاف کرے اور جو اُسے مَحروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قَطع تعلُّق کرے (یعنی تعلقات توڑے) یہ اُس سے ناطہ (یعنی رشتہ) جوڑے۔ (اَلْمُستَدرَك لِلْحاکِم ج۳ ص ۱۲ حدیث ۳۲۱۵ دار المعرفۃ بیروت) ﴿2﴾ قِیامت کے روز اِعلان کیا جائے گا: جس کا اَجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے، وہ اُٹھے اور جنّت میں داخِل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا: کس کے لیے اَجر ہے؟ وہ مُنادی (یعنی اِعلان کرنے والا) کہے گا: ''اُن

لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔'' تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بِلا حساب جنّت میں داخِل ہوجائیں گے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج١ ص٥٤٢ حدیث١٩٩٨)

اِس عُنوان پر مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ''عَفو ودرگُزر کے فضائل'' پڑھنے سے تعلّق رکھتا ہے، یہ رِسالہ فیضانِ سنّت جلد 2 کے باب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' صفحہ 478 تا 493 پر بھی موجود ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر بھی پڑھ اور ''پرنٹ آؤٹ'' کرسکتے ہیں۔

اہلِ زمانہ میں سب سے زائد عَقْلْمَند

ہمارے امامِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے پاس علمِ دین کا زبردست ذخیرہ تھا اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ بَہُت زیادہ عَقْلمند تھے۔ ''اَلْخَیراتُ الْحِسان'' میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا امامِ شافِعی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: ''امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے زائد عقلمند کسی عورت نے نہیں جنا۔'' سیِّدُنا بکر بن جَیش رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''اگر امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور ان کے اہلِ زمانہ کی عَقلوں کو جمع کیا جائے، تو امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عقل سب پر غالِب آجائے۔'' (اَلْخَیراتُ الْحِسان ص٦٢) آپ کی عقلِ سلیم اور بے مثال اندازِ تَفہیم (تَف۔ہیم یعنی سمجھانے کے بے نظیر طریقے) کی ایک ایمان افروز حکایت سنئے اور جھومئے:

عثمانِ غنی کے گستاخ پر انفِرادی کوشِش

کُوفہ میں ایک شخص امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی ذُوالنُّورَین جامِعُ القراٰن رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شان شرافت نشان میں بکواس کرتا اور معاذَ اللہ عزوجل آپ رضی اللہ تعالٰی

عنہ کو یہودی کہتا تھا۔ایک بار سیِّدُنا امامِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم اُس کے پاس تشریف لے گئے اوراس پر انفِرادی کوشش کے ذریعے حکمت بھرے مَدَنی پھول لٹاتے ہوئے فرمایا: میں آپ کی بیٹی کیلئے رِشتہ لایا ہوں،لڑکا ایسا ہے کہ بس اُس پر ہر وَقت خوفِ خدا عزوجل کا غَلَبہ رہتا ہے۔نہایت مُتَّقی اور پرہیز گار ہےاورساری ساری رات عبادت میں گزار دیتا ہے۔لڑکے کے یہ اَوصاف (یعنی خوبیاں) سن کر وہ شخص بولا: بَہُت خوب! ایسا داماد تو ہمارے سارے خاندان کیلئے باعثِ سعادت ہوگا! امامِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نے فرمایا: مگر اُس میں ایک عیب ہے اور وہ یہ کہ وہ مذہباً یہودی ہے۔ یہ سنتے ہی وہ شخص سیخ پا ہوگیا اورگرج کر بولا: کیا میں اپنی بیٹی کی شادی یہودی سے کروں؟ سیِّدُنا امامِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم نے نہایت ہی نرمی سے ارشاد فرمایا: ''بھائی! آپ خود تو اپنی بیٹی یہودی کے نِکاح میں دینے کیلئے تیّار نہیں تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یکے بعد دیگرے اپنی دو شہزادیاں کسی یہودی کے نکاح میں دے دیں!'' یہ سُن کر اُس کی عَقل ٹھکانے لگ گئی اور وہ بے حد نادِم ہوا اور سیِّدُنا عثمانِ غنی ذُوالنُّورَین جامع القراٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مُخالَفت سے توبہ کی۔ (اَلْمَناقِب لِلْکَرْدَرِی ج ۱ ص ۱۶۱ کوئٹہ)

نور کی سرکار سے پایا دو شالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذُوالنُّورین جوڑا نور کا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جان دیدی مگر حکومتی عُہدہ قبول نہ کیا

عبّاسی خلیفہ منصور نے امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم سے عرض کی کہ آپ میری مملکت (مَم۔لَ۔کَت) کے قاضِیُ الْقُضاۃ (یعنی چیف جج) بن جائیے۔ فرمایا: میں اِس عُہدے کے قابِل نہیں۔ **منصور** بولا: آپ جھوٹ کہتے ہیں۔ **فرمایا**: اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو آپ نے خود ہی فیصلہ کر دیا! جھوٹا شخص قاضی بننے کے لائق ہی نہیں ہوتا۔ خلیفہ **منصور** نے اس بات کو اپنی توہین تصوُّر کرتے ہوئے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جَیل بھجوا دیا۔ روزانہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سرِ مبارک پر **دس کوڑے** مارے جاتے جس سے خون سرِ اقدس سے بہ کر ٹخنوں تک آجاتا، اِس طرح مجبور کیا جاتا رہا کہ قاضی بننے کیلئے ہامی بھر لیں، مگر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ حکومتی عُہدہ قَبول کرنے کیلئے راضی نہ ہوئے۔ اِسی طرح آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو یَومِیّہ دس کے حساب سے ایک سو دس کوڑے مارے گئے۔ لوگوں کی ہمدردیاں امامِ اعظم علیہِ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے ساتھ تھیں۔ بالآخر دھوکے سے **زَہر کا پیالہ** پیش کیا گیا، مگر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ مومِنانہ فِراست سے زَہر کو پہچان گئے اور پینے سے انکار فرما دیا، اس پر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو لٹا کر زبردستی حلق میں زَہر اُنڈیل دیا گیا، زَہر نے جب اپنا اثر دکھانا شُروع کیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ بارگاہِ خُداوندی میں سجدہ رَیز ہو گئے اور سَجدے ہی کی حالت میں سن ۱۵۰ھ میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جامِ شہادت نوش کیا۔ (اَلْخَیراتُ الْحِسان ص ۸۸۔۹۲) اس وقت آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عمر شریف 80 برس

تھی۔ بغدادِ معلّٰی میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مزارِ فائض الانوار آج بھی مَرجعِ خلائق ہے۔

پھر آقا بغداد میں بلا کر، وہ روضہ دِکھلایئے جہاں پر

ہیں نور کی بارِشیں چھما چھم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مزارِ امامِ اعظم کی برکتیں

مفتیٔ حجاز شیخ شہابُ الدّین احمد بن حَجَر ہَیتَمی مَکّی شَافِعی عَلَیہ رَحمَۃُ اللہ القوی اپنی مشہور کتاب ''اَلْخَیراتُ الْحِسان فِی مَناقِبِ النُّعمان '' کے باب نمبر 35 جس کے عُنوان میں یہ بھی ہے، ''آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی قَبْر شریف کی زیارت حاجتیں پوری ہونے کیلئے مُفید ہے'' میں فرماتے ہیں: جاننا چاہئے کہ علَما اور دیگر حاجت مند حضرات آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مزار شریف کی مسلسل زیارت کرتے رہتے ہیں اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس آکر اپنی حَوائج (یعنی حاجتوں) کے لئے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو وسیلہ بناتے ہیں اور اس میں کامیابی پاتے ہیں، ان میں سے (حضرتِ سیِّدُنا) **امام شافعی** عَلَیہ رَحمَۃُ اللہ القوی بھی ہیں، جب آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ بغداد میں تھےتو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مُتَعلِّق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میں (حضرتِ سیِّدُنا امام) ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے تَبَرُّک حاصِل کرتا ہوں، اور جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو دو رَکعت پڑھ کر ان کی قَبرِ انور کے پاس آتا ہوں اور اُس کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ سے

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (کنزالعمال)

دُعا کرتا ہوں تو وہ حاجت جلد پوری ہوجاتی ہے۔ (اَلْخَیْراتُ الْحسان ص ۹۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

جگر بھی زخمی ہے دل بھی گھائل، ہزار فکریں ہیں سو مسائل

دُکھوں کا عطّار کو دو مرہم، امامِ اعظم ابو حنیفہ (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

فیضانِ مَدَنی چینل جاری رہے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، سُنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخِرت سنوارنے کیلئے مَدَنی مرکز کی طرف سے عنایت فرمودہ **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق عمل کرتے ہوئے روزانہ **فکرِ مدینہ** (یعنی اپنے اِحتِساب) کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذِمّے دار کو جَمع کروائیے۔ آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک عظیمُ الشّان **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کی جاتی ہے چُنانچِہ **میرپور نمبر ۱۱** (ڈھاکہ، بنگلہ دیش) کے ایک مبلِّغِ دعوتِ اسلامی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میں تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے ''مَدَنی ماحول'' کے تحت ہونے والے **مَدَنی تربیتی کورس** کے لیے ''اِنفرادی کوشِش'' کرنے کے لیے ایک علاقے میں گیا۔ ایک اسلامی بھائی کو جُونہی میں نے مَدَنی تربیتی کورس کی دعوت پیش کی تو وہ بول اُٹھا: میرے چہرے پر پیارے آقا، مکّی

مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبَّت کی نشانی یعنی **داڑھی شریف** جو آپ دیکھ رہے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ دعوتِ اسلامی کے **''مَدَنی چینل''** کا فیضان ہے، مَدَنی چینل پر ایک رِقّت انگیز سنّتوں بھرا بیان سن کر **نَماز کا پابند** بنا، **داڑھی سجائی** اور میں نے **قراٰنِ پاک کی تعلیم** حاصل کرنا شروع کر دی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحسانِہٖ۔

مَدَنی چینل سنّتوں کی لائیگا گھر گھر بہار
مَدَنی چینل سے ہمیں کیوں والہانہ ہو نہ پیار (وسائلِ بخشش ص ۳۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی چینل کے ذَرِیعے ضَروری عُلوم حاصِل کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللّٰہ! دعوتِ اسلامی کے ''مَدَنی چینل'' نے دنیا کے کئی مَمالِک میں سنّتوں کی دھوم مچا رکھی ہے، مَدَنی چینل کے ذَرِیعے نیکیاں بڑھانے اور جنّت دلانے، گناہ مٹانے اور جہنَّم سے بچانے والے ضَروری عُلوم سیکھنے کو ملتے ہیں۔ ضَروری عُلُوم کے حُصُول کی ترغیب دیتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا امام بُرہانُ الدّین ابراھیم زَرنُوجی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: اَفْضَلُ الْعِلْمِ عِلْمُ الْحَالِ وَ اَفْضَلُ الْعَمَلِ حِفْظُ الْحَالِ یعنی ''افضل ترین علم وہ ہوتا ہے کہ جواُمُور اُس وقت درپیش ہوں اُن سے آگاہی حاصل کی جائے اور افضل ترین عمل اپنے احوال (یعنی کیفیات و حال وچال) کی حفاظت کرنا ہے۔'' پس ایک مسلمان پر ان عُلوم کا جاننا بَہُت ضروری ہے جن کی ضرورت اُس کو اپنی زندگی میں پڑتی ہے،

خواہ وہ کسی بھی شُعبے سے تعلُّق رکھتا ہو۔(راہِ علم ص ۱۷) گھر بیٹھے سنّتیں اور روزمرّہ کی ضرورت کا علمِ دین حاصل کرنے کیلئے آپ بھی **مَدَنی چینل** دیکھئے اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب فرمائیے۔

مَدَنی چینل میں نبی کی سنّتوں کی دھوم ہے
اس لئے شیطاں لعیں رنجور ہے مغموم ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشۂ بزمِ جنّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری **سنّت** سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ **جنّت** میں میرے ساتھ ہوگا۔(مِشکاۃُ المَصابِیح ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"شانِ امامِ اعظم ابوحنیفہ" کے اُنیس حُرُوف کی نسبت سے تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کے 19 مَدَنی پھول

(1) **حضرت** سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سرِ اقدس میں اکثر تیل

لگاتے اور داڑھی مبارک میں کنگھی کرتے تھے اور اکثر سرِ مبارک پر کپڑا رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تر رہتا تھا(اَلشَّمائِلُ الْمُحَمَّدِیَّۃ لِلتِّرمِذی ص ۴۰) معلوم ہوا''سر بند'' کا استعمال سنّت ہے، اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ جب بھی سر میں تیل ڈالیں، ایک چھوٹا سا کپڑا سر پر باندھ لیا کریں، اِس طرح اِنْ شَآءَ اللہ عزّوَجلّ ٹوپی اور عِمامہ شریف تیل کی آلُودَگی سے کافی حد تک محفوظ رہیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزّوَجلّ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کا برسہابرس سے ''سر بند'' استعمال کرنے کا معمول ہے **﴿2﴾ فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: ''جس کے بال ہوں وہ ان کا احترام کرے'' (سُنَنِ ابوداوٗد ج ٤ ص ١٠٣ حدیث٤١٦٣) یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے اور کنگھی کرے (اَشِعۃُ اللّمعات ج۳ ص ٦١٧)

﴿3﴾ حضرتِ سیِّدُنا **نافع** رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: **حضرتِ** سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما دن میں دو مرتبہ تیل لگاتے تھے(مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج٦ ص١١٧) بالوں میں تیل کا بکثرت استعمال خُصُوصاً اہلِ علم حضرات کے لئے مفید ہے کہ اس سے سر میں خشکی نہیں ہوتی، دِماغ تر اور حافِظہ قوی ہوتا ہے **﴿4﴾ فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: ''جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو بھنووں (یعنی اَبرووں) سے شروع کرے، اس سے سر کا درد دُور ہوتا ہے'' (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص۲۸ حدیث ۳٦۹) **﴿5﴾** ''کَنْزُ الْعُمّال'' میں ہے: پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم جب تیل استعمال فرماتے تو پہلے اپنی اُلٹی ہتھیلی پر تیل ڈال لیتے تھے، پھر پہلے دونوں اَبرووں پر پھر دونوں آنکھوں پر

nafseislam
WWW.NAFSEISLAM.COM

اور پھر سرِ مبارک پر لگاتے تھے (کَنزُ العُمّال ج۷ ص٤٦ رقم ۱۸۲۹٥) ﴿6﴾ '' طَبَرانی'' کی روایت میں ہے: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم جب داڑھی مبارک کو تیل لگاتے تو '' عَنفَقَہ'' (یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں) سے اِبتداء فرماتے تھے (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط لِلطّبَرانی ج٥ ص۳٦٦ حدیث ۷٦۲۹) ﴿7﴾ داڑھی میں کنگھی کرنا سنّت ہے (اشعۃُ اللّمعات ج۳ ص٦۱٦) ﴿8﴾ بغیر بِسمِ اللہ پڑھے تیل لگانا اور بالوں کو خشک اور پَراگندہ (پَرا۔گندہ یعنی بکھرے ہوئے) رکھنا خلافِ سنت ہے ﴿9﴾ حدیثِ پاک میں ہے: جو بغیر بِسمِ اللہ پڑھے تیل لگائے تو 70 شیاطین اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں (عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ لابن السنی ج۱ ص۳۲۷ حدیث ۱۷۳) ﴿10﴾ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللہِ الوَالی نَقل کرتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مومن کے شیطان اور کافر کے شیطان میں ملاقات ہوئی، کافر کا شیطان خوب موٹا تازہ اور اچّھے لباس میں تھا۔ جبکہ مومن کا شیطان دُبلا پتلا، پَراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) بالوں والا اور برہنہ (بَ۔رَہْ۔نہ یعنی ننگا) تھا۔ کافر کے شیطان نے مومن کے شیطان سے پوچھا: آخر تم اتنے کمزور کیوں ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں ایک ایسے شخص کے ساتھ ہوں جو کھاتے پیتے وَقت بِسمِ اللہ شریف پڑھ لیتا ہے تو میں بھوکا و پیاسا رہ جاتا ہوں، جب تیل لگاتا ہے تو بِسمِ اللہ شریف پڑھ لیتا ہے تو میرے بال پراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) رہ جاتے ہیں۔

اِس پر کافر کے شیطان نے کہا: میں تو اَیسے کے ساتھ ہوں جوان کاموں میں کچھ بھی نہیں کرتا لہٰذا میں اس کے ساتھ کھانے پینے ،لباس اور تیل لگانے میں شریک ہو جاتا ہوں (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ص ٤٥) ﴿11﴾ تیل ڈالنے سے قبل '' بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ'' پڑھ کر تیل کی شیشی وغیرہ میں سے الٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالئے ، پھر پہلے سیدھی آنکھ کے ابرو پر تیل لگایئے پھرالٹی کے،اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر، پھر الٹی پر، اب سر میں تیل ڈالئے۔اور داڑھی کو تیل لگائیں تو نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں سے آغاز کیجئے ﴿12﴾ سرسوں کا تیل ڈالنے والا ٹوپی یا عمامہ اُتارتا ہے تو بعض اوقات بدبُو کا بھپکا نکلتا ہے لہٰذا جس سے بن پڑے وہ سر میں عُمدہ خوشبودار تیل ڈالے،خوشبودار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عِطر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے ،خوشبودار تیل تیّار رہے۔سر اور داڑھی کے بالوں کو وقتاً فوقتاً صابُون سے دھوتے رہئے ﴿13﴾ عورتوں کو لازم ہے کہ کنگھی کرنے میں یا سر دھونے میں جو بال نکلیں انھیں کہیں چھپا دیں کہ ان پر اجنبی (یعنی ایسا شخص جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام نہ ہو) کی نظر نہ پڑے (بہارِشریعت حصّہ ١٦ ص ٩٢) ﴿14﴾ خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔(ترمذی ج۳ ص ٢٩٣ حدیث ١٧٦٢) یہ نہی (یعنی مُمانعت مکروہِ) تنزیہی ہے اور مقصد یہ ہے کہ مرد کو بناؤ سنگھار میں مشغول نہ رہنا چاہیے (بہارِ شریعت حصّہ ١٦ ص ٢٣٥) امام مناوی علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے

ہیں: جس شخص کو بالوں کی کثرت کی وجہ سے ضرورت ہو وہ مطلقاً روزانہ کنگھی کر سکتا ہے (فَیضُ القدیر ج٦ ص ٤٠٤) ﴿15﴾ بارگاہِ رضویت میں ہونے والے سوال و جواب ملاحظہ ہوں، **سُوال:** کنگھا داڑھی میں کس کس وقت کیا جائے؟ **جواب:** کنگھے کے لیے شریعت میں کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے اِعتدال (یعنی میانہ روی) کا حکم ہے، نہ تو یہ ہو کہ آدمی جِنّاتی شکل بنا رہے نہ یہ ہو کہ ہر وقت مانگ چوٹی میں گرفتار (فتاوٰی رضویہ ج۲۹ ص ٩٢، ٩٤) ﴿16﴾ کنگھی کرتے وقت سیدھی طرف سے ابتدا کیجئے چنانچہ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: سرکارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر کام میں دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے شُروع کرنا پسند فرماتے یہاں تک کہ جُوتا پہننے، کنگھی کرنے اور طہارت کرنے میں بھی (بُخاری ج١ ص ٨١ حدیث ١٦٨) شارِحِ بخاری حضرتِ علّامہ بدرُالدّین عینی حنفی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ تین چیزیں بطورِ مثال ارشاد فرمائی گئیں ورنہ ہر کام جو عزّت اور بُزُرگی رکھتا ہے اُسے سیدھی طرف سے شروع کرنا مستحب ہے جیسے مسجد میں داخل ہونا، لباس پہننا، مسواک کرنا، سرمہ لگانا، ناخن تراشنا، مونچھیں کاٹنا، بغلوں کے بال اُتارنا، وُضو، غسل کرنا اور بیتُ الخَلا سے باہر آنا وغیرہ اور جس کام میں یہ بات نہیں جیسے مسجد سے باہر آنے، بیتُ الخَلا میں داخل ہونے، ناک صاف کرنے، نیز شلوار اور کپڑے اُتارتے وقت بائیں (یعنی اُلٹی طرف) سے ابتدا کرنا مستحب ہے (عُمدةُ القاری ج٢ ص ٤٧٦) ﴿17﴾ نمازِ جمعہ کے لیے تیل اور خوشبو لگانا مستحب ہے (بہارِ شریعت ج١ ص ٧٧٤ مکتبۃ

المدینہ باب المدینہ کراچی) ﴿18﴾ روزے کی حالت میں داڑھی مونچھ میں تیل لگانا مکروہ نہیں مگر اس لیے تیل لگایا کہ داڑھی بڑھ جائے، حالانکہ ایک مُشت (یعنی ایک مُٹھی) داڑھی ہے تو یہ بِغیر روزے کے بھی مکروہ ہے اور روزے میں بَدَرَجۂ اَولٰی (ایضاً ص ۹۹۷) ﴿19﴾ میّت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھی کرنا، ناجائز وگناہ ہے۔ (دُرِّمُختار ج۳ ص ۱۰٤ دار المعرفۃ بیروت)

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضؔا
صبحِ عارِض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو (حدائقِ بخشش شریف)

ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت حصہ 16 اور (۲) 120 صَفَحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' ہدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحَلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے۔